(مسلسل)

جدید زبانوں کے عربی ماخذ

جناب مضطر عباسی ۔ (مرحوم)

اُمید "امید" فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اسکی عربی "اَمَلٌ" ہے۔ انگریزی میں امید کے لئے HOPE اور جرمن میں HOFFEN کے کلمات ہیں۔ ان کا ماخذ اہل یورپ کے خیال کے مطابق ڈینش (DANISH) کا کلمہ HAAB ہے جس کے معنیٰ تمنّا، آرزو، محبت اور خواہش کے ہیں۔ جو عربی میں "حُبّ" اور "حَابٌّ" کی صورتوں میں موجود ہے۔

چاہنا "چاہنا" ہمارا اپنا لفظ ہے۔ چاہت اس سے حاصل مصدر ہے۔ اور اگر ش اور چ کو ایک دوسرے سے بدل جانے والے حروف مان لیا جائے تو عربی میں اسکی صورت شاء ہے جس کا مادہ شَیٔ ہے۔ "چاہنا" میں "نا" مصدر کی علامت ہے۔ ہ + ہمزہ کی بدلی ہوئی صورت ہے۔ باقی رہا "چ" اور "ش" کا ایک دوسرے سے بدل جانا "کراچی" کے عربی تلفظ "کراشی" اور "چائے" کے عربی مفہوم "شاء" میں دیکھا جا سکتا ہے۔

یورپ کی جدید زبانوں میں بھی چ (CH) اور ش (SH) ایک دوسرے سے بدلتے ہیں۔ اور بسا اوقات CH (چ) SH (ش) کی آواز دیتا ہے۔

"چاہنا" کے لئے انگریزی میں DESIRE فرانسیسی میں DESIRER ہسپانوی میں DESEAR پرتگالی میں DESEJAR اطالوی میں DESIDERARE اور اسپرانتو میں DEZIRO کے الفاظ ہیں۔ ان کا ماخذ لاطینی زبان کا کلمہ SIRE ہے۔ اس کے شروع میں DE بطور سابقہ زائد ہے۔ SIRE میں S (س) کی آواز Z (ز) کی ہے۔ جیسا کہ اسپرانتو والوں نے DEZIRO میں "Z" کو اختیار کیا ہے۔ گویا DESIRE اور اس کے دوسرے یورپائی زبانوں کے مرادفات کا ماخذ SIRE (زائر) ہے۔ جسکی عربی میں ایک صورت "زار" "یَزُوْرُ" زیارۃ میں ملتی ہے کسی کی زیارت ملاقات اور دیدار کیلئے جانا اس میں وہ چاہت اور آرزو بدرجۂ اتم موجود ہے۔ جو

اہل یورپ کے ہاں DESIRE اور DEZIRO میں پائی جاتی ہے۔

انسان کسی مقصد اور مراد کے حصول کیلئے بعض اوقات جھوٹ کا سہارا لیتا ہے۔ گویا جھوٹ بولنا کسی تمنا یا آرزو کی خاطر ہوتا ہے۔ اور جھوٹ کیلئے عربی میں "زور" ہے۔ اور اگر کہا جائے کہ اہل یورپ نے "زور" سے SIRE اور DESIRE پیدا کیا ہے تو یہ بات بلا دلیل نہ ہوگی۔

غور | غور کرنا فکر کرنا سوچنا وغیرہ میں غور کا ماخذ عربی ہے جس کے معنیٰ گہرائی کے ہیں۔ سوچ میں گہرائی کا مفہوم ہمارے ہاں "غور" سے ادا کیا جاتا ہے۔ "قبر" بھی گہری ہوتی ہے۔ اس نسبت سے فارسی والوں نے "غ" کو "گ" سے بدل کر "گور" بنا لیا ہے۔ اور اسی سے انگریزی کا GRAVE اور جرمن کا GRAB ہے۔ جس کے معنیٰ قبر کے ہیں۔ خود "قبر" عربی لفظ ہے، جس کے معنیٰ چھپانے اور ڈھانپنے کے ہیں۔ انگریزی کا COVER (ڈھانپنا) فرانسیسی کا COUVRIR ہسپانوی کا CUBRIR اور اطالوی زبان CUPRIRE عربی کے اسی ماخذ یعنی "قبر" سے ماخوذ ہیں۔

بات غور کی ہو رہی تھی۔ کہ درمیان میں قبر کا ذکر آگیا۔ غور کے لئے انگریزی میں CONSIDER کا لفظ ہے۔ اس کے معنیٰ ہیں۔ غور کرنا، قیاس کرنا۔ توجہ کرنا وغیرہ۔ یہ لفظ لاطینی میں CONSIDERO ہے۔ اہل یورپ کا خیال ہے کہ لاطینی کے اس لفظ CONSIDERO میں CON سابقہ ہے۔ "O" آخر میں علامت ہے۔ اصل مادہ SIDER ہے۔ اس کے معنیٰ میں جمع کرنا زیادہ کرنا اسکی موجودہ صورت SIDUS ہے جس میں US لاحقہ زائد ہے۔ اصل ROOT یعنی ماخذ SID ہے۔ جو عربی میں زاد - اور یزید کی صورت میں موجود ہے۔ S (س) Z (ز) ہم آواز ہے۔ "ا" حرفِ علت ہے۔ جو زاد میں الف اور "یزید" اور "مزید" وغیرہ میں "ی" ہے۔

یورپ کے ماہرین لسانیات کا ایک نظریہ یہ ہے کہ DESIRE اور CONSIDER دونوں کا مادہ اور ماخذ لاطینی کا لفظ SIDUS ہے۔ اور دونوں کے معنوں میں قدر مشترک "اضافہ یا زیادہ" کا مفہوم ہے۔ جو عربی کے زاد اور یزید سے لیا گیا ہے۔

تحفظ | "تحفظ" عربی لفظ ہے۔ اس کا مادہ حفظ ہے۔ انگریزی میں CONSERVE کے معنیٰ تحفظ کے ہیں۔ اس میں CON زائد ہے۔ اصل لفظ SERVE ہے۔ اسی کے شروع میں RE لگا کر RESERVE اور PRE لگا کر PRESERVE کے کلمات بنائے گئے ہیں۔ معنیٰ سب کے کم و بیش تحفظ اور بچاؤ کے ہیں۔ جس مفہوم کے لئے انگریزی میں RESERVE ہے۔ اسی مفہوم کیلئے فرانسیسی میں RESERVER ہسپانوی میں RESERVAR پرتگالی میں RESERVAR اور جرمن میں

RESERVIEREN ہے۔ اسپرانتو میں یہ لفظ REZERVO یا REZERVI ہے۔ ان تمام کلمات کا ماخذ اہلِ یورپ کے خیال کے مطابق لاطینی زبان کا لفظ SERV ہے۔ جس کے معنیٰ پس انداز کرنے کے ہیں۔ عربی میں یہ لفظ صَرف اور سَرف کی صورتوں میں ملتا ہے۔ صرف اور سرف کے معنیٰ خرچ کرنے کے ہیں۔ اور اہلِ یورپ نے اس کے الٹ مفہوم کو اپنایا ہے۔

بعض اوقات ایک لفظ دو ایسے معنوں کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جو ایک دوسرے کی ضد ہوتے ہیں۔ جیسے عربی میں حریف ہے۔ جو دوست اور مخالف دونوں کے لئے مستعمل ہے۔ اور بعض اوقات ایک لفظ ایک زبان میں جس مفہوم کے لئے استعمال ہوتا ہے، وہی لفظ کسی دوسری زبان میں پہلی زبان کے مفہوم کی ضد کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے عربی میں "جا" کا مفہوم "آنا" ہے۔ اور اردو میں اس کے معنیٰ ہیں "جانا"۔ عربی میں "نکث" کے معنیٰ ہیں رسّی وغیرہ کے بل کھولنا اور لاطینی اور یورپ کی دوسری زبانوں میں NECT کے معنیٰ ہیں رسّی وغیرہ کو بل دینا یا باندھنا۔

گویا لغتِ اضداد کا استعمال جس طرح ایک زبان میں ہوتا ہے۔ اسی طرح دو یا دو سے زائد زبانوں میں بھی ہوتا ہے۔

خدمت | خدمت عربی ہے۔ خادم اور مخدوم اسی سے ہیں۔ انگریزی میں خدمت کیلئے SERVICE ہے۔ فرانسیسی میں SERVIR ہسپانوی میں SERVIRE پرتگالی میں SERVIR اور اطالوی زبان میں SERVIRE ہے۔ اسپرانتو میں SERVO ہے۔ ان سب کا ماخذ لاطینی زبان میں SERVUS ہے۔ US لاحقہ زائد ہے۔ اصلی مادہ SERV ہے۔ جو عربی میں "سَرْوٌ" ہے۔ اسی سے تسرّی ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں کسی کو لونڈی بنانا۔ اَسَرَ جس سے اسیر (قیدی) ماخوذ ہے۔ اس کے معنیٰ بھی وہی ہیں جن کے لئے لاطینی کا SERV ہے۔

غلام | غلام عربی لفظ ہے۔ ہمارے ہاں غلام کے معنیٰ عربی کے غلام سے قدرے مختلف ہیں۔ ہم جسے غلام کہتے ہیں۔ انگریز اسے SLAVE کہتے ہیں۔ فرانسیسی میں غلام کو ESCLAVO پرتگالی میں ESCRAVO اطالوی میں SCHIAVO اور جرمن میں SKLAVE کہتے ہیں۔ اسپرانتو میں غلام کیلئے SKLAVO ہے۔ ان تمام کلمات کے ماخذ کا تعلق "سلاو" قوم سے ہے۔ یہ قوم یورپ کی دوسری اقوام کے مقابلے میں پسماندہ تصوّر کی جاتی تھی۔ اور اس قوم کے افراد غلامی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اس لئے اہلِ یورپ نے غلام کیلئے SLAVE کا لفظ اپنا لیا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ قوم سَلَاو کیوں کہلاتی اس کا جواب عربی میں مل جاتا ہے۔ جہاں سَلَفْ اور اسکی جمع اسلاف کے

معنی ہیں۔ پہلے زمانے کے لوگ پرانی وضع کے لوگ گذرے ہوئے وقتوں کے لوگ چونکہ دنیا ارتقاء پذیر ہے۔ اس لئے ہر زمانے کے لوگ بعد میں آنے والوں کی نسبت پسماندہ تصور کئے جاتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ براعظم یورپ کی پسماندہ اقوام کو سلاو کہا گیا اور پھر سلاو سے SLAVE (غلام) وغیرہ کے الفاظ وضع کئے گئے۔

سلاؤ یا سلاف اقوام کو یورپ کی جن زبانوں میں سقلاو صقلاو یا سقلاف کہا جاتا ہے وہ غلام کیلئے بھی SKLAVE اور SKLAVO کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔

قدامت | قدامت عربی لفظ ہے، قدامت پسند کو انگریزی میں CONSERVATIVE کہتے ہیں۔

اس میں CON سابقہ ہے۔ TIVE لاحقہ ہے۔ اصل مادہ SERV ہے جس کی تشریح خدمت کے عنوان کے تحت کی جا چکی ہے۔ اس موقع پر مزید عرض ہے کہ SERV جو انگریزی میں SERVE ہے۔ اہل یورپ نے اس کا ماخذ اور SLAVE (غلام) کا ماخذ ایک ہی مانا ہے۔ یعنی پسماندہ اقوام کے افراد یا پسماندہ لوگ خادم نوکر غلام وغیرہ۔

ہماری گذارش ہے کہ SERVE اور SLAVE دونوں کا مآخذ SERV ہو تو اسکی اصل عربی میں لفظ "اسیر" اور "اسارت" وغیرہ کا ماخذ ہے۔ اور اگر ان کا ماخذ SLAVE ہو تو اس صورت میں ان کا تعلق عربی کے کلمہ سلف سے ہے۔ اور اگر دونوں الگ الگ ہوں تو SERVE کا عربی ماخذ "اسارت" کا ماخذ ہے۔ اور SLAVE مصدر عربی کا "سلف" ہے۔

چونکہ SERVE یا SLAVE کے مفہوم میں قدامت کا تصور پایا جاتا ہے۔ اس لئے قدامت پسند کیلئے CONSERVATION اور قدامت پسندی کیلئے CONSERVATION کے کلمات مستعمل ہیں۔ قدامت پسندی کا مطلب ہے قدیم روایات آباؤ اجداد کی روایات اور رسوم کا تحفظ کیا جائے اس روش اور طریقے کو باقی رکھا جائے جو پرانے زمانے سے چلا آرہا ہے۔ اس طرح اس میں حفاظت بچاؤ اور تحفظ کا مفہوم آجاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس لفظ کے معنیٰ محافظ یا حفاظت کے لئے جاتے ہیں۔

قتل | قتل عربی لفظ ہے، انگریزی میں SLAY کے معنیٰ قتل کرنے کے ہیں، آئس لینڈ کی زبان میں SLAY کا مترادف SLA ہے۔ عربی میں سلاح کے معنیٰ ہیں مارنے کا آلہ یعنی آلہ جنگ اور سلاء کے معنیٰ ہیں مارنا۔

ہسپانوی اور پرتگالی زبانوں میں قتل کرنے کیلئے MATAR کا لفظ ہے۔ اس میں AR لاحقہ ہے۔ باقی MAT ہے۔ جو عربی میں مَات اور مَوت کی صورت میں موجود ہے۔ موت کے لئے

فرانسیسی میں MORT ہسپانوی میں MUERTO پرتگالی اور اطالوی زبانوں میں MORTO اور اسپرانتو میں MORTO ہے۔ اردو کا مرنا اور فارسی کا مردن بھی MORTO سے ماخذ ہے۔ MURTO کا ماخذ MORT ہے جس میں R زائد ہے۔ باقی لفظ MOT عربی کا "موت" ہے۔

یورپ کی زبانوں میں R کی حیثیت قابلِ رحم ہے۔ یہ لفظ کہیں زائد تصور کیا جاتا ہے۔ اور کہیں اسے ل (L) سے بدل دیا جاتا ہے۔ زائد کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

REVENGE کے معنٰی ہیں بدلہ انتقام اس میں R زائد ہے۔ AVENGE اصل لفظ ہے۔ اسی طرح CIRCLE کے جو معنٰی ہیں وہی معنٰی R کے حذف کے ساتھ CYCLE کے ہیں۔ فرانسیسی میں DOS کے معنٰی ہیں پشت پیٹھ اور پرتگالی میں پشت کے لئے DORSO کا لفظ ہے۔ اسی طرح اطالوی میں بھی پیٹھ کو DURSO کہتے ہیں۔ ان دونوں لفظوں کے آخر میں O علامت اسم کے طور پہ زائد ہے۔ اصل لفظ DURS ہے جس کا R فرانسیسی میں حذف ہوگیا ہے۔ اور لفظ DOS بن گیا ہے۔ اور یہی DOS فارسی میں "دوش" (کندھا) کی صورت اختیار کر گیا ہے۔

باقی رہا R کا L (ل) سے بدل جانا، سو اسکی مثالیں اس سے پہلے پیش کی جا چکی ہیں۔ اس موقع پر صرف یہ عرض کرنا مقصود ہے کہ MARTAR (قتل) MORT اور MORTO یعنی موت وغیرہ کلمات میں R (ر) زائد ہے۔ اصل کلمہ عربی کا مات اور موت ہے۔

بقیہ: نقشِ آغاز: —— جرنیل نے فتح کے بعد ملک کے آدھے حصے مشرقی پاکستان پہ پاکستان کا جھنڈا لہرایا اس کی خدمات اور کارناموں کو تاریخ کیوں فراموش کرے گی؟ اور تاریخ تو اس بارہ میں بڑی وسیع الظرف ہے وہ نہ صرف عمل اور سعی بلکہ اس کے نتائج، محرکات اور ہر قسم کے عوامل کو بھی اپنے سینہ میں محفوظ رکھ کر اگلی نسلوں تک یہ سب کچھ منتقل کر دیتی ہے۔ مگر افسوس تو پاکستان کے سیاہ وسفید کے مالکوں پر ہے کہ اپنے ایسے جرنیلوں کی وفات پر بھی نہ تو کوئی جھنڈا سرنگوں ہوتا ہے۔ نہ راگ ورنگ میں کچھ وقفہ آتا ہے۔ نہ قومی سطح پر کوئی خراجِ تحسین اور ستائش ہوتی ہے۔ پاکستان کیلئے سب کچھ تج دینے والے بزرگوں پر پاکستان بننے کے فوراً بعد سے لیکر اب تک کیا بیتی وہ تو ایک مستقل المناک باب ہے۔ بہرحال ہم علامہ عثمانی قدس اللہ سرہ العزیز کی علمی اور دینی عظمتوں کو سلام کہتے ہوئے اس حادثہ علم میں علمی دنیا کے شریک اور مرحوم کے درجاتِ عالیہ کے متمنی ہیں۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق

یوم العرفہ